صفت مومن سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہونے اور اس کے تحت ایک مومن کی صفات کا بیان

بہشت ایمان اور اعمال صالحہ ہی کے مجسم نظارے ہیں

غریب ،حلیم ،نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تاقبول کئے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اگست 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10۔اگست 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت 26 تلاوت فرمائی حضور انور نے جلسہ سالانہ سے قبل خدا تعالیٰ کی صفت مومن پر مبنی خطبات کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے اس صفت سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہونے اور اس کے تحت ایک مومن کی صفات کا حسین تذکرہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست نشر کیا اور ساتھ مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجالانے والا ہوتا ہے۔ ایسے اعمال صالحہ جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جائے۔ اگر یہ بات ایک انسان میں پیدا ہو جائے تو یہ اسے حقیقی مومن کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس کی توحید زمین میں پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو، اس کے بندوں پر رحم کرو، مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو، کسی پر تکبر نہ کرو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو، غریب، حلیم، نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو بجالانے والا نیک اور صالح کہلا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات جس کی طرف توجہ دلائی گئی وہ ہے توحید کو زمین پر پھیلانے کی کوشش۔ خدا تعالیٰ پر ایمان صرف منہ سے اعلان کر دینے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی عملی شکل دکھانی ہوگی اور یہ عملی کوشش تب ہوگی جب سب سے پہلے ہم اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک کریں گے۔ ذاتی منفعتیں حاصل کرنے کیلئے جھوٹ کا سہارا نہیں لیں گے، اپنے کاموں اور کاروبار کو اپنی نمازوں پر ترجیح نہیں دیں گے۔ اپنے ماحول میں خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار کریں گے۔ پس جب یہ باتیں ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ کر رہے ہوں گے تو تبھی توحید کے قیام کی کوشش ہوگی۔ نیک اعمال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بندوں پر رحم کرو۔ کوئی مومن کسی دوسرے انسان پر زبان، ہاتھ یا کسی بھی طریق سے ضرب نہ کرے۔ آنحضرتؐ نے تو مومن کی نشانی ہی یہ بتائی ہے کہ جس سے تمام دوسرے انسان محفوظ رہیں۔ پس مومن کی پہچان ہی رحم ہے۔ آپس کے تعلقات میں ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ اس طرح ہے جیسے جسم کے اعضاء۔ یعنی دوسروں کی ہلکی سی تکلیف بھی اپنی تکلیف محسوس کرتا ہے اور یہ ایک احمدی کی سوچ ہونی چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ لوگوں کو فیض پہنچانے کیلئے اگر قربانی بھی کرنی پڑے تو کرو۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے مخلوق کی بھلائی کیلئے بلا تفریق مذہب و ملت وہ نظارے دکھائے جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کسی پر تکبر نہ کرو گو تمہارا ماتحت ہی ہو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا ہر عمل وہ ہونا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''نخوت سے اپنے گال لوگوں کے سامنے نہ پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو پھر ہر قسم کے تکبر سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کسی کو گالی مت دو اور یہی گر ہے جس سے ایک مومن کی زبان ہمیشہ صاف رہتی ہے گالی کا جواب گالی سے نہ دو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے یہ سب عاجزی اور عقل سے چلتے ہوئے برداشت کرو گے اور اپنی عبادتوں کے ساتھ اعمال صالحہ بجالاتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومن کہلاؤ گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کیلئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جب ان باغات میں سے ان کو پھل بطور رزق دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جا چکا ہے اور ان کیلئے ان جنتوں میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں ایمان کو اللہ تعالیٰ نے باغ سے مثال دی ہے اور اعمال صالحہ کو نہروں سے۔ پس جیسے کوئی باغ ممکن ہی نہیں کہ پانی کے بغیر سرسبز اور ثمردار ہو سکے اسی طرح پر کوئی ایمان جس کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں مفید اور کارگر نہیں ہو سکتا۔ بہشت ایمان اور اعمال صالحہ ہی کے مجسم نظارے ہیں پس تمام وہ نیک اعمال بجالانے ضروری ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہوں اور اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو اپنی عبادتیں اور دوسرے نیک اعمال بجالانے چاہئیں تا کہ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بھی ہم وارث بنتے چلے جائیں۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (مرحوم) اور محترمہ نعیمہ سعید صاحبہ اہلیہ محترم سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ کی وفات پر ذکر خیر، اوصاف حمیدہ اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرماتے ہوئے نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔